موسم گرما میں پھلدار پودوں کی دیکھ بھال

(فیچر سروس: نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے میدانی علاقے اپریل تا جولائی میں بہت گرم ہوتے ہیں اور درجہ حرارت بعض اوقات 40 سے 50 ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی تجاوز کر جاتا ہے جبکہ پھلوں کی کامیاب کاشت اور بہتر پیداوار کے حصول کیلئے مثالی درجہ حرارت 35 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ پھل دار پودوں سے بہترین اور عمدہ پھل حاصل کرنے کیلئے موسم کے مطابق ان کی دیکھ بھال کرنا نہایت ضروری ہے۔ پھلدار پودے موسموں کے تغیر وتبدل اور ناموافق تبدیلیوں کا اثر بہت جلد لیتے ہیں اور ناموافق موسمی حالات بالخصوص سخت گرمی سے پھل دار پودے اور ان پر لگے ہوئے پھل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس موسم میں پھلدار پودوں کی دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دی جائے۔ گرمی اور خشکی سے جھلس کر پھل کا چھلکا پھٹ جاتا ہے جس سے پھل کی خاصیت متاثر ہوتی ہے اور باغبانوں کی آمدنی میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ پھل بننے سے اس کے پکنے تک ایک لمبا عرصہ درکار ہے اور اس لمبے عرصہ میں موسم گرما کی شدت سے بھی پھلوں کو گزرنا پڑتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ زیادہ درجہ حرارت کے مضر اثرات سے پودوں کو بچانے کیلئے حفاظتی اقدامات کیے جائیں۔ باغبان پھلدار پودوں کو گرمی سے بچانے کیلئے مناسب تدابیر پر عمل کریں تو پودوں کی بہتر دیکھ بھال سے زیادہ پیداوار کے حصول کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ باغبانوں کو زیادہ درجہ حرارت کے پھلدار پودوں پر مضر اثرات کے متعلق آگاہ ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے باغات کو گرمی کے اثرات سے محفوظ رکھ کر بھرپور پیداوار حاصل کرسکیں۔ زیادہ گرمی کی وجہ سے آم کے پودوں کے پتوں کے مسام بند ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے ضیائی تالیف کا عمل صحیح طور پر نہیں ہوتا اور پودوں میں خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ شدید گرمی کی وجہ سے پتے زرد ہوجاتے ہیں اور ان میں سبز مادہ نہ ہونے کی وجہ سے پتے نشاستہ یعنی کاربوہائیڈریٹس نہیں بنا سکتے جس سے پودوں پر لگے ہوئے پھل کی نشوونما بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ سخت گرمی پھل کے شدید کیرے کا باعث بنتی ہے اور پھل کا بیشتر حصہ مئی اور جون کے مہینوں میں گر جاتا ہے اور پھل کا بہت کم حصہ پختگی تک درخت پر رہتا ہے اس طرح مجموعی پیداوار میں شدید کمی واقع ہوجاتی ہے۔ تحقیق وتجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ گرمی کی شدت کا سب سے زیادہ نقصان جنوب مغربی حصہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ پودوں کے ساتھ اس جانب لگا ہوا پھل داغ دار ہوجاتا ہے کیونکہ بعداز دوپہر گرمی کا زیادہ اثر اسی طرف ہوتا ہے۔ اس قسم کا زیادہ نقصان آم کے علاوہ لیموں، مالٹا اور گریپ فروٹ پر بھی ہوتا ہے۔ کمزور اور چھوٹے پودے یا ایسے پودے جن کو پانی کم ملتا ہو، گرمی سے بری طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔ پودوں کو گرمی سے بچانے کیلئے جنوب مغربی حصے کی طرف جنتر کی باڑ لگائی جائے۔ ملچنگ کرنے سے زمین کے درجہ حرارت کو معتدل رکھا جاسکتا ہے اور اس طرح سے زمین میں سے پانی کا ضیاع بہت کم ہوتا ہے۔ ملچنگ زمین کے درجہ حرارت کو زیادہ نہیں ہونے دیتی، پھل کے کیرے کی شدت میں کمی واقع ہوجاتی ہے اور زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ملچنگ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پودے کے پھیلاؤ کے نیچے ہلکی گوڈی کرکے جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے بعد ان کو 15 یا 20 سینٹی میٹر کی تہہ کی صورت میں پودوں کے پھیلاؤ سے 1 فٹ باہر تک بچھا دیا جائے۔ پھلدار پودوں کی کانٹ چھانٹ اس طرح کی جائے کہ اندرونی شاخوں کی کٹائی باقاعدگی سے کریں تاکہ زیادہ پھل پودے کے اندروالے حصے میں لگے اور پھل گرمی کے مضر اثرات سے محفوظ رہے۔ موسم گرما میں پودوں کی شاخ تراشی نہ کی جائے۔ گرمیوں میں پودوں کی آبپاشی پر خصوصی توجہ دی جائے اور بڑے پودوں کی 10 سے 12 دن کے وقفہ سے اور چھوٹے پودوں کی 5 سے 6 دن کے وقفہ سے ہلکی آبپاشی کی جائے۔ گرمیوں میں پانی کی مقدار کی نسبت دو آبپاشیوں کا درمیانی وقفہ کو کم کرنا زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ کسی بھی صورت میں پانی پودوں کے نیچے زیادہ دیر تک کھڑا نہ رکھا جائے کیونکہ اگر پانی زیادہ دیر تک کھڑا رہے تو گرمی اور حبس کی وجہ سے پودوں کی جڑوں کے گلنے اور پودوں کے مرنے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ گرمیوں میں اگر پانی کی کمی محسوس ہو تو پودوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی نالیاں بنا کر ہفتہ کے وقفہ سے پانی لگا کر پودوں کو گرمی کے برے اثرات سے محفوظ رکھا جائے۔ گرمیوں کے موسم میں پھل دار پودوں کے تنوں کو نیلا تھوتھا اور چونا کا محلول ملا کر سفیدی کرنے سے گرمی کے اثرات سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے اور اس طرح تنے کا چھلکا پھٹنے سے محفوظ رہتا ہے۔ باغات کے اردگرد باڑ کے طور پر لگائے ہوئے اونچے درختوں کی گھنی ہوا توڑ باڑیں بھی پودوں اور پھل کو گرمی کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتی ہیں اس لئے ان ہوا توڑ باڑوں کی کانٹ چھانٹ نہ کی جائے۔ نئے لگائے گئے پودے گرمی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں ان پودوں کو سرکنڈا، پرالی یا ٹاٹ وغیرہ سے سایہ کیا جائے۔ موسم گرما میں زیادہ ہل چلانے اور گوڈیاں کرنے سے زمینی درجہ حرارت ناموافق حد تک بڑھ جاتا ہے جو کہ پودوں کیلئے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ باغات میں ناموافق فصلوں کی کاشت پھلوں کی پیداوار میں کمی اور پودوں کی انحطاط پذیری کا باعث بن سکتی ہے۔ ناموافق فصلات میں کپاس، چاول، کماد، برسیم اور موسم گرما کے چارہ جات مثلاً مکئی، چری وغیرہ ہرگز کاشت نہ کی جائے۔ پھلی دار فصلوں کے علاوہ بیل والی سبزیاں کاشت کرنے سے پھلدار پودوں پر لگا ہوا پھل کو برداشت کے مرحلہ تک آسانی سے پہنچایا جاسکتا ہے۔ ترشاوہ پھلوں بالخصوص کنو کی بہترین کوالٹی کے حوالہ سے سرگودھا بہت مشہور ہے۔ کنو اپنا مقام اس وجہ سے پیدا کر چکا ہے کہ یہ سنگترے کی مخلوط قسم ہے جو کافی گرمی برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کنو میں بعض دوسرے پھلوں مثلاً آم اور سیب وغیرہ کی طرح قدرتی طور پر بے قاعدہ بارآوری کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ترشاوہ پھلوں میں پھل لگنے کے مرحلہ سے برداشت تک کے طویل عرصہ کے دوران باغات کے انتظامی وکاشتی امور اس طرح سرانجام دیئے جائیں کہ نہ پھلوں کا صرف پیداواری حجم برقرار رہے بلکہ اعلیٰ خصوصیات کا حامل پھل غیرممالک میں بھیج کر زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ کے حصول کو ممکن بنایا جاسکے۔ باغبانوں کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو کہ ترشاوہ پھلوں میں پھل لگنے سے سیٹ ہونے اور برداشت تک پیداوار کے علاوہ پھل کی کوالٹی میں کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ ترشاوہ باغات دوسری فصلوں کی نسبت آسان، کم خرچ اور زیادہ منافع بخش گردانے جاتے ہیں تاہم اچھی اور بہتر پیداوار کیلئے تمام مراحل خصوصاً پھل توڑنے سے لے کر، پھول لگنے، پھل بننے، پھل کی بڑھوتری اور اس کی برداشت تک کے تمام مراحل سے واقفیت ضروری ہے۔ محکمانہ سفارشات پر عمل کرکے ہی ترشاوہ پھلوں کے باغات سے اچھی خاصیت کا پھل حاصل ہوسکتا ہے۔

درج ذیل باتوں کا خیال رکھتے ہوئے باغبان اپنے پھل کو تندرست وصحتمند حالت میں برداشت کے مرحلہ تک لے جا کر اہم قومی فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ باغبان موسم گرما میں ترشاوہ باغات کے اندر زیادہ ہل چلانے سے گریز کریں اور پھل توڑنے کے بعد جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کیلئے روٹاویٹر استعمال کریں۔ ترشاوہ باغات میں مخلوط فصلات کی کاشت سے گریز کیا جائے اور گرمیوں کے چارہ جات (جوار، باجرہ) اور سردیوں کے چارہ جات (برسیم، لوسرن اور فصل کپاس وغیرہ) ہرگز کاشت نہ کی جائیں۔ زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے کیلئے ترشاوہ باغات میں نامیاتی کھادوں کا استعمال بڑھایا جائے اس مقصد کیلئے ان باغات میں جنتر کاشت کی جائے اور موسم برسات سے پہلے اسے زمین میں بذریعہ روٹاویٹر ملا دیا جائے۔ یاد رہے کہ جنتر کا کیمیائی تعامل صرف 2 ہے اور یہ زمین میں نامیاتی مادہ کی کمی پوری کرنے کے علاوہ زمینی تعدیلی کیفیت کو بھی درست حالت میں لانے کیلئے مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ قطرہ قطرہ یا ڈرپ اریگیشن کا طریقہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک میں رائج ہے اور پاکستان میں بھی حکومتی ترویج سے یہ طریقہ آبپاشی فروغ پا رہا ہے۔ ڈرپ سسٹم کے ذریعے کل فراہم کردہ پانی کا 85 فیصد سے زیادہ حصہ پودوں کو استعمال کیلئے میسر آتا ہے اور جڑوں کے نزدیک متوازن خوراک (کھاد) پہنچائی جا سکتی ہے۔ اگست کے آخر میں مون سون کی بارشیں اگر نہ ہوں تو اس کے بعد نائٹروجن کی تیسری قسط ڈالی جائے تاکہ پھل اپنا مناسب سائز حاصل کر سکے۔ 2 کلوگرام نائٹروفاس فی پودا بہترین کھاد ہے اس سے پودے کو نائٹروجن کے علاوہ فاسفورس بھی دستیاب ہو جاتی ہے اور یوں جڑوں کی نشوونما بھی بہتر طور پر برقرار رہتی ہے۔ گرمیوں میں درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی بخارات کی شکل میں اڑ جاتا ہے اور زمین جلدی خشک ہو جاتی ہے۔ اس لئے باغبان درختوں کے پھیلاؤ تک گھاس پھوس کی تہہ بچھائیں یا چھوئی یا کھوری سے گھیرے کو ڈھانپ دیں۔ اس سے زمین جلدی خشک نہیں ہوتی اور نمی زیادہ عرصہ تک برقرار رہتی ہے۔ زمینی درجہ حرارت معتدل رہتا ہے پھل گرنے سے محفوظ رہتا ہے جس سے پودوں پر لگے پھل کے زیادہ حجم کو برداشت تک لے جانے میں مدد ملتی ہے۔ شروع جون تا وسط اگست میں پانی کا وقفہ کم سے کم رکھا جائے اور کھادیا سپرے کا استعمال نہ کیا جائے۔ اچھی اور بہترین کوالٹی کے پھل کے حصول کیلئے کیڑوں اور بیماریوں کا تدارک بہت ضروری ہے۔ ترشاوہ پودوں کے پتوں پر لیف مائنر، سٹرس سلا، تھرپس اور گدھیڑی وغیرہ حملہ کر کے رس چوستے ہیں اور پودوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔ ان نقصان دہ کیڑوں کے کنٹرول کیلئے مربوط طریقہ انسداد اختیار کیا جائے اور صرف محکمہ زراعت (توسیع و پیسٹ وارننگ) کے فیلڈ عملہ کی سفارش کردہ زہروں کا استعمال کیا جائے۔ باغات میں اندھا دھند زہروں کے استعمال سے اجتناب کیا جائے۔ متوازن غذا کے استعمال اور غیر ضروری شاخیں کاٹنے سے پھلدار پودوں کو نقصان دہ کیڑوں کے حملہ سے بچانے میں مدد ملتی ہے۔ تھرپس کا زیادہ حملہ اس وقت ہوتا ہے جب پھل کا سائز مٹر کے دانے کے برابر ہو جائے۔ پھل کا مشاہدہ کرنے پر اگر اس پر سنہری رنگ کے گول نشان خصوصاً پھل کی ڈنڈی کے قریب کوئی گول دائرہ بنا ہوا ہو تو تھرپس کی باغ میں موجودگی یقینی ہے۔ تھرپس کو کنٹرول کرنے کیلئے کچھ ایسی بائیو پیسٹی سائیڈز دریافت ہو چکی ہیں جن کا نقصان کم ہے انہیں استعمال کیا جائے۔ باغبان نقصان دہ کیڑوں کے تدارک کیلئے باغات کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہیں، کیڑوں کی پہچان کرنے اور ان کی معاشی نقصان کی حد پر پہنچنے کی صورت میں سفارش کردہ کیمیائی زہروں کا استعمال کیا جائے۔ پھل کی مکھی پھلدار پودوں پر لگے ہوئے پھل کی جلد پر حملہ کر کے اس میں انڈے دیتی ہے جس سے پھل اندر سے کمزور ہو کر گر جاتا ہے۔ پھل کی مکھی کے بروقت انسداد کیلئے روئی کو میتھائل یوجینال میں بھگو کر سوراخ شدہ بوتلوں یا ڈبوں میں رکھا جائے تاکہ نر مکھیاں اس میں پھنس جائیں۔ پھل کی مادہ مکھی کو کنٹرول کرنے کیلئے محکمہ زراعت (توسیع و پیسٹ وارننگ) کے فیلڈ عملہ کی سفارش کردہ پھپھوندکش زہروں کا استعمال کیا جائے۔

☆☆☆☆